بسم اللہ الرحمن الرحیم

علماء کے دشمن

پیشکش: صدائے قلب

21 مئی 2019ء

کافی عرصہ سے اس بات کو محسوس کیا جارہا ہے کہ پاکستان میں دن بدن سیکولر اور لبرل لوگ طاقتور ہو رہے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سیاستدان، میڈیا اینکرز، پروفیسرز، ججز اور دیگر صاحب ثروت و منصب لوگوں کی ایک تعداد سیکولر اور لبرل ازم کی طرف نہ صرف بڑھ رہی ہے بلکہ ان کے نمائندہ بن کر علماء کو ہدف بنا رہے ہیں۔ ہر کوئی میڈیا پر کفار کے حقوق بیان کرکے علماء کو شدت و قدامت پسند ثابت کرکے کفار کا منظورِ نظر بننے کی کوشش میں ہے۔ حکومت پاکستان اور ملک کے اہم ادارے جن کا فرض بنتا ہے کہ وہ قوم کے عقائد و نظریات کی حفاظت کریں لیکن وہ اپنے اس فریضہ سے یکسر غافل ہیں بلکہ بعض سیاسی لیڈر تو ملک کو سیکولر بنانے کے خواہشمند ہیں۔ تمام باطل قوتیں مل کر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہیں لیکن اسلام کا نام واضح طور پر نہیں لی سکتیں اس لیے علماء کو بدنام کر رہی ہیں کیونکہ علماء ختم ہوں گے تو مذہبِ اسلام خود بخود ختم ہو جائے گا۔

پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے غور کیا جائے تو یہ فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ آج کے سیاسی لیڈر، صاحب منصب اور امیر لوگ جن سکول، کالجوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں وہ سیکولر قسم کے ہیں، کل جب یہ بچے پریکٹیکل فیلڈ میں اہم پوسٹوں پر آئیں گے تو دین و علماء کے ساتھ بدترین سلوک کرتے ہوئے سیکولر ازم کو ہی فروغ دیں گے۔

ان حالات میں اگر حضور علیہ السلام کی پیشین گوئیوں کا مطالعہ کیا جائے تو کئی ایسے فرامین موجود ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین و علماء کی حالت بہت پتلی ہو جائے گی۔ اس حوالے سے تین احادیث پیش کرکے ان کو موجودہ اور مستقبل کے حالات پر منطبق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے:

(1) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اتخوف على أمتي اثنتين : يتبعون الارياف والشهوات ، ويتركون الصلاة والقرآن ، يتعلمه المنافقون يجادلون به أهل العلم" ترجمہ: میں اپنی امت پر دو باتوں پر خوف کرتا ہوں، وہ وسعت اور شہوت کی اتباع کریں گے اور نماز و قرآن کو چھوڑ دیں گے۔ منافق قرآن کو سیکھ کر اہل علم کے ساتھ جھگڑا کریں گے۔

(کنزالعمال،کتاب الفتن والاهواء والاختلاف،الفصل الثاني في الفتن والهرج، جلد11،صفحہ116،حدیث30842، مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت)

اس مذکورہ حدیث کی ہم تصدیق دیکھ رہے ہیں عوام نماز و قرآن کو چھوڑ کر شہوت وسعت کی طرف جارہی ہے۔ جاہل اینکرز اور اردو ترجمے پڑھ کر جاوید غامدی اور انجینئر مرزا جیسے لوگ ائمہ مجتہدین، صوفیا عظام اور علمائے کرام پر طعن و تشنیع کرتے اور خود کو بہت علم والا اور صحیح علماء کو جاہل ثابت کررہے ہیں۔ آزاد خیالی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ فقہ میں کسی ایک امام کے مقلد ہونے کو کم علمی تصور کیا جارہا ہے۔

(2) المستدرک کی حدیث پاک ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "یأتی علی العلماء زمان الموت أحب إلی أحدھم من الذھب الاحمر" ترجمہ: علماء پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ انکے نزدیک موت سرخ سونے سے زیادہ پسندیدہ ہوگی۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، أما حدیث أبي عوانة، جلد4، صفحہ563، حدیث8581، دار الکتب العلمیة، بیروت)

جب معاشرے میں بے حیائی اور بے دینی عام ہو جائے تو علمائے حق اس پر پریشان حال ہوتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اہل علم حضرات ان حالات و واقعات پر فکر مند ہیں اور مستقبل میں لگ رہا ہے کہ حکومت سطح، میڈیا اور سرکاری ادارے مل کر علماء کرام کو اس قدر تنگ کریں گے اور بے دینی کو اس قدر فروغ دیں گے کہ اہل حق علماء اپنی اس بے بسی پر مر جانے کو پسند کریں گے۔

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یأتی علی الناس زمان یقتل فیہ العلماء کما تقتل الکلاب" ترجمہ: لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ علماء کو ایسے قتل کیا جائے گا جیسے کتوں کو قتل کیا جاتا ہے۔

(جامع الأحادیث، حرف الیاء، یاء النداء مع الیاء، جلد23، صفحہ464، حدیث26438)

اگر سیکولر لوگوں کی تاریخ پڑھیں تو انہوں نے حکومتی سطح پر علماء پر ایسے ہی ظلم و ستم کیے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی مسلمانوں کے ہی ملک پاکستان میں گستاخِ رسول آسیہ کی رہائی کے خلاف احتجاج کرنے والے علماء پر دہشت گردی کا الزام لگا کر انتہائی ذلت کے ساتھ ان کو انکی مساجد میں گرفتار کرکے کر جیلوں میں ڈالا گیا۔ سیکولر میڈیا کا یہ حال ہے کہ کافروں کا کتا بھی مر جائے تو اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں اور علماء اور دین دار طبقہ کے ساتھ جتنا مرضی ظلم ہو اس پر ان کو خوشی ہوتی ہے اور بجائے ہمدردی کے اس کے خلاف ایسا پروپیگنڈہ کرتے ہیں جیسے وہ اسی ظلم

کے مستحق ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مستقبل میں اگر مسلمانوں کا سر عام ناحق قتل عام بھی کیا جائے گا تو میڈیا یہی کہے گا کہ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے۔

سیکولرازم کی اس متحد اور طاقتور فوج کے مقابل دینداروں کی فوج ہے جس کے سپاہ سالار علمائے عظام ہیں، لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اہل علم حضرات کی ایک تعداد بجائے سیکولر قوتوں کے خلاف لڑنے کے اپنے ہی دیندار طبقہ کے خلاف لڑنے میں مگن ہے اور انجانے میں سیکولر لوگوں کا جو مشن علماء کو بدنام کرنے کا ہے اسی کو تقویت دے رہی ہے۔ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے:

☆بدمذہب اور گمراہ فرقوں کے علاوہ اہل سنت کے بعض حضرات نئے سے نئے نظریات کو لے کر فتنہ و فساد بھرپا کر رہے ہیں جن میں سرفہرست حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن و تشیع، ایمان ابی طالب کا مسئلہ ہے۔ اہل سنت کے متفقہ عقائد و نظریات کو چھوڑ کر نیا عقیدہ پیش کر کے ایک نئی بحث چھیڑ دیتے ہیں، جس سے عام عوام بدظن ہوتی ہے۔

☆ایک تعداد وہ ہے جو متشدد قسم کی ہے جو فروعی مسائل میں اپنے ہی اہل سنت کے لوگوں کو گمراہ و کافر قرار دیتی ہے۔

☆ایک تعداد وہ ہے جن کا نہ مطالعہ ہے نہ تحقیق، بس خود کو علامہ کہلوانے کا شوق ہے اور جن مولویوں نے چند کتابیں لکھی ہیں اگرچہ ان کے مصنفین گمراہ ہیں ان سے متاثر ہو کر ان سے اندھی عقیدت رکھتے ہیں اور ان کو دین کا خدمتگار سمجھتے ہیں۔ اپنے ان مولویوں کے خلاف کوئی تحقیق قبول نہیں کرتے، بلکہ عام عوام کو یہ باور کرواتے ہیں کہ یہ اعتراض کرنے والے مولوی جاہل و حاسد ہیں۔

☆ایک گروہ ایسا ہے جو قابل ہونے کے باوجود اپنی قابلیت فقط اپنے ہی اہل سنت کے علماء پر تنقیدیں کر کے اپنی مریدین و محبین و مقتدیوں کو علماء اہل سنت سے بدظن کر رہا ہے۔

☆ایک سب سے خطرناک گروہ صلح کلیوں کا ہے جو میڈیا اور بڑے لیول پر آکر خود کو ماڈرن اور دیگر علماء کو جاہل و شدت پسند ثابت کرتے ہیں اور بات بات پر علماء پر طعن کر کے سیکولرازم کو مضبوط کر رہے ہیں۔ جب بھی ناموس رسالت اور ختم نبوت کا مسئلہ ہو گا یہ اس وقت بجائے مسلمانوں کے ساتھ ملنے کے بے دینوں کی صف میں

کھڑے ہوں گے۔ مسلمانوں کے ساتھ پوری دنیا میں ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف بولنے کی بجائے کفار کی دینی رسموں میں شامل ہورہے ہوتے ہیں اور اپنی ان ناپاک حرکات کو اسلامی تعلیمات ٹھہراتے ہیں۔ صلح کلی لوگ اپنی اس طرح کی دوغلا پالیسی سے سمجھتے ہیں کہ کفار ہم سے راضی ہوکر ہم کو دنیاوی منصب سے نوازیں گے جبکہ کفار ایسے لوگوں کو اپنی سازشوں میں استعمال کرتے ہیں اور بعد میں ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو پہلے ہی فرمادیا ہے﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَه﴾ ترجمہ: اور ہر گز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔ (سورۃالبقرۃ،سورۃ2، آیت120)

اہل علم حضرات کی بارگاہ میں عرض ہے کہ سیکولر اور لبرل طبقہ کی قوت اور دینی لوگوں کی حالت پر غور کریں اور اس دین اسلام کے لیے ہر کوئی اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرکے اپنا فرض ادا کرے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:" ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہورہے ہیں اور بیخ کنان سخت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریرا و تقریرا احیاء سنت اماتت بدعت و نصرت ملت فرمائیں، اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاوٰی الحرمین میں مذکور ہے"قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذٰلك وان کنت قاصرا عن حقائق ماھنالك ماخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انه صلی الله تعالٰی علیه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذٰلك فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا ولاعدلا اھ"امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد14، صفحہ590، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء وائمہ کرام منبر و محراب کو مضبوط کریں، آپس میں ایک دوسرے پر فضول تنقیدیں کرنے کی بجائے اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کریں تا کہ عوام بد ظن نہ ہو، جو لوگ بد مذہبوں اور سیکولر لوگوں کا رد کر رہے ہیں ان کی نہ صرف حوصلہ افزائی کریں بلکہ ممکنہ ساتھ دیں، عوام کو دین کے قریب لایا جائے، ان سے رابطہ میں رہا جائے، درس و بیانات کے سلسلے ہوں، بڑے پیمانے پر شخصیات میں اہم موضوعات پر سیمینار منعقد کیے جائیں، دینی چینلز کھولے جائیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے عوام الناس کو دین اسلام کا صحیح پیغام پہنچایا جائے۔

آخر میں عوام الناس سے درخواست ہے کہ میڈیا اور سیکولر لوگوں کے پروپیگنڈہ میں آکر علماء کے بارے میں سوئے ظن سے بچیں۔ بعض داڑھی والوں اور جعلی پیروں کی حرکات علماء کے کھاتے میں ڈالنا مناسب نہیں۔ علماء کے ساتھ رابطہ میں رہ کر اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کریں۔ یہ علماء ہی ہیں کہ ہر دور میں امت کے عقائد و نظریات کی حفاظت میں کمربستہ رہے ہیں۔ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے مسئلہ میں انہی ہستیوں نے کفار اور سیکولر قوتوں کا مقابلہ کیا۔ علماء نہ ہوتے تو آج جگہ جگہ جھوٹے نبوت کے دعویداروں نے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالنے تھے اور سیکولر لوگوں کے لائے ہوئے بے حیائی کے سمندر نے ہماری غیرت کو بہا لے جانا تھا۔